خداتعالیٰ کی صفت السلام کے تسلسل میں حقوق العباد اور حُسنِ معاشرت کی حسین تعلیم

قرآنی تعلیم میں ہر طبقے کی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے

صلح اور سلامتی پھیلانے کیلئے کمزور لوگ کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جون 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت السلام کے تحت حقوق العباد کے حوالے سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول ایم ٹی اے پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ معاشی اور اقتصادی حالات کا معاشرے کے امن وسلامتی سے بڑا تعلق ہے۔ ہر معاشرے میں امیر اور غریب لوگ ہوتے ہیں۔ بعض مالی کشائش ہونے کے باوجود نہ دینی ضرورتوں پر خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا غریب طبقہ کم وسائل کے باوجود اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی طاقت سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والا ہے۔ بہر حال خوشحال لوگوں کو اپنے غریب بھائیوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ پس صلح اور سلامتی پھیلانے کیلئے بہت زیادہ ایک دوسرے کی معاشی ضروریات کا خیال ضروری ہے۔ معاشرے کی سلامتی ایک دوسرے کی خاطر ہر قسم کی قربانی سے وابستہ ہے۔ انصار مدینہ نے مہاجرین کیلئے مالی قربانی کے اعلیٰ ترین نمونے دکھائے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایک مومن کا دوسرے مومن سے رشتہ قائم ہوا ہے اور یہ وہ مواخات ہے جس سے اس نبی ﷺ کی پیروی میں دنیا کی سلامتی وابستہ ہے۔ پس اپنے قریبی رشتہ داروں اور مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور ایتاء ذی القربیٰ کا نظارہ پیش کریں۔ دایاں ہاتھ اگر دے رہا ہے تو بائیں ہاتھ کو کچھ خبر نہ ہو۔ یہ وہ طریق ہے جس سے معاشرے میں سلامتی پھیلتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے قریبیوں کو اور اسی طرح مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو۔ ان کا حق یہ ہے کہ متمول لوگ ان کی ضروریات پر خرچ کریں کیونکہ اگر معاشرے میں ایسے طبقے کا خیال نہیں رکھتے تو یہ چیز ایسے کمزور طبقے کو جرائم پر مجبور کرے گی اور پھر ایسے لوگ معاشرے میں فساد کا موجب بنتے ہیں اور ایسے فسادوں کے عوامل میں سے بڑی وجہ ان کی معاشی بدحالی ہے۔ ایسا طبقہ پھر خدا تعالیٰ سے بھی دور ہٹتا جاتا ہے یہ دین، دین کامل ہے اس میں ہر طبقے کی ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے تا کہ معاشرے کو امن اور سلامتی ملے۔ پس ایک مومن کی پاک عملی حالتیں ہی ہیں جو اسے دین کا صحیح نمونہ دکھانے والا بناتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم معاشرے کے کمزور اور غریب طبقے کی معاشی حالت کو بہتر کرنا ہے اور اس کیلئے دین نے زکوۃ، صدقہ اور ایک دوسرے کو تحفہ دینے کا حکم دیا ہے۔ غریبوں، مسکینوں اور کمزور طبقے کا خیال رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ یہ طبقہ ہی ہے جو ملکی معیشت کی بہتری کیلئے خدمت کر رہا ہے اس لئے اس غریب طبقے کو اس کا حق ادا کرنے کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سچے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے اپنے غریب بھائیوں کی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں، مسکینوں کو فقر وفاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں، تو یہ ہے ایک مومن کا نمونہ جو معاشرے میں نظر آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ایک انتہائی اہم معاشی مسئلے کی طرف توجہ دلائی جو ہمیشہ سے معاشرے میں فساد کی جڑ رہا ہے اور وہ سود ہے۔ سود کی خدا تعالیٰ نے بڑی شدت سے ممانعت کی ہے کیونکہ یہ غریب کو ہمیشہ کیلئے غربت کی دلدل میں پھنساتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سودی کاروبار میں ملوث لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے۔ پھر اس سود کی وجہ سے معاشرے کا امن برباد ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں مہنگائی اس قدر ہے کہ ایک سفید پوش آدمی کو اپنی سفید پوشی کا بھرم قائم رکھنا مشکل ہو رہا ہے اس وجہ سے امیر اور غریب کے فاصلے بڑھ رہے ہیں اس لئے غیر ممالک کے متمول احمدی اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کریں اور جہاں پاکستان کے احمدی اپنے ملک کیلئے دعا کریں وہاں ہمارا بھی فرض ہے جو غیر ممالک میں آ کر آباد ہو گئے ہیں کہ پاکستان کی سلامتی کیلئے دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں میں جو اخلاقی گراوٹ اور بدحالی بڑھ گئی ہے جس کے نتیجے میں فساد خشکی پر بھی اور تری پر بھی غالب آ گیا۔ پس یہ فساد جو اس زمانے میں ہمیں پھیلا ہوا نظر آتا ہے یہ ان بدیوں کی وجہ سے ہے۔ جس میں آج کا معاشرہ ملوث ہے یہ ان احکامات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ہے۔ جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس وقت لوگ روحانی پانی کو چاہتے ہیں۔ زمین بالکل مر چکی ہے۔ اخلاقی اور عملی کمزوریوں میں ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے خدا شناسی کا نام ونشان مٹا ہوا نظر آتا ہے اس لئے اس وقت ضرورت ہے آسمانی پانی کی اور نور آسمانی کی جو مستعد دلوں کو روشنی بخشے پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نور سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشی۔ اس نور کو اپنے قول وعمل سے پھیلانے کی کوشش کریں تا کہ دنیا کو بھی اس فساد سے محفوظ کر سکیں، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔